# اینجانب

**ہمارا کیا ہے جا کر وحشت میں بستر جمالینگے**
**ترا پورا پڑے کمبخت تپ لرزہ تو گھر میں**

خدا جانے کیا دنیا کی کایا پلٹ ہونے والی ہے کہ موسم تو پلٹا تھا سو پلٹا تھا - دن رات بھی پلٹ گئے - یوں تو آدمی جانے میٹ جائے عموماً دن رات کو اگلے بڑے بوڑھوں سے بھی سنا کرتے تھے کہ ۲۴ گھنٹے کے ہوتے ہیں - اور صاحبان انگریز نے بھی تجربہ کرکے اور گھڑی گھڑی گھنٹے گھنٹے سے ملا کر دیکھا تو جوں کی توں ہی ہو کر تھی - البتہ یہ مثل بے مثل بھی زبان زد خلائق تھی کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات بڑی - اس چھوٹی بڑی بحث نے کچھ ایسا سب کو بجنت کر رکھا تھا کہ ۲۴ گھنٹے سے منٹ بھر بھی دن رات آگے نہیں بڑھتے تھے - بڑے دن پر بھی دن رات پورے ہی نظر آتے تھے - لیکن اس بخاری موسم نے سارا کھیل ہی کھنڈت کر دیا - کہ اگلے دن رات کچھ ایسے جنتری میں کھینچ کھنچا کے شیطان کی آنت ہوتے ہیں - کہ سنہ ۱۹۰۷ء کی جنتری سے نکلے جاتے ہیں - اب جو خورد بین لگا کے دیکھا تو ۲۴ گھنٹے سے بھی سو دو سو گھنٹے بڑھے ہی نظر آتے ہیں - بعض سائینسداں حسب قاعدہ کلیہ کہ گرمی پا کے ہر شے پھیلتی اور سردی پا کے سکڑتی ہے - کہتے ہیں بخار کی گرمی سے دن رات کے ساعات پھیل پھال کے لمبے چوڑے ہو گئے ہیں - انگریزی اچھے پچھے تو متحیر ہونگے کہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے حضرت اس راز نہفتہ کا طشت از بام کرنا چادر ہی والی تنگ سریوں کا کام ہے ذرا ان چیتے چپڑے کے کھلونوں کی جو پانچ بجے سے برابر برابر برآمدوں میں کمہار کی منی کے کھلونوں کی طرح دھری رہتی ہیں - مزاج پرسی کرکے پوچھئے - کہ ایک دن کس عیاش کے انتظار میں کتنے دن کا اور ایک رات کے رات کی ہوتی ہے - ایک پیسہ کے چار چار دھیلے بھنانے والوں کی طرح چار چار دن اور چار چار رات کے نہ بنائیں تو پھر وہ اپنی چوتی جان کی چہروں کی ٹکسال کا ذمہ - ان ایام میں بیماروں کے تیمارداروں کو بھی یہی کہتے سنا ؎

سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
ہے رہتو سحر ہونے کو آئی کہیں مر بھی +

لیکن بیماروں کے حال زار پر ہنستوں کو بھی رونا آتا ہے - کہ وہی آہ و زاری ہے اور یہی صدا کہ ؎

کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الٰہی نہ روتے کٹے ہے نہ سوتے کٹے ہے

اپنے میزبانوں کو یہ بخاری ایام عجیب و غریب رعنائی دکھا رہی ہے - کسی کو تو کڑکڑاتے جاڑے کے روپ میں درشن دیتے ہیں - اور کسی کو گھمسانی گرمی کی رت میں - کوئی تو لحاف توشکوں میں دبکتا ہے - اور کوئی پاجامہ سے باہر ہو کر بھی انگارے کی طرح دہکتا ہے - کوئی ہوں ہوں کرتے کرتے ہیو تو نی کا آسیبکے چارپائی پہ چاروں شانے چت پڑا کروٹوں سے پسلیاں توڑتا ہے - کسی کی غفلت کے لشکر نے دماغی گڑھ کشمیر کو فتح کر رکھا ہے - کسیکے دانت بج رہے ہیں - کسی کے پچھی ہو گئے ہیں - کسی کے منہ سے جھاگ آنے لگے ہیں - کسی کے حواس خمسہ ششدر و پنج میں ایسے آئے کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر سیر کرتے ہوئے کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر چلے گئے - گویا جیتے جاگتے بہشتی ہو گئے - کہیں پریوں کے پروں کو پر کھتے پھرتے ہیں - کہیں حوروں کے جھنڈوں کو جھنجھوڑتے پھرتے - کسی کی طبیعت آؤ بخار اپنی ہوئی ہے - اور کسی کی ریشہ خطمی - کوئی انگڑائیاں لیتے لیتے تخم بالنگا بنا ہوا ہے - کوئی اللہ ہو کی جیبنی لگاتا ہوا - سر نیچے ٹانگیں اوپر کئے پودنہ کی جون میں آگیا ہے - کسی پر غشی طاری ہے - نبضیں چھوٹی ہوئی ہیں - آنکھیں پتھرا گئی ہیں نزع میں صرف دم کی کسر ہے - کوئی جزع فزع میں ہے - اور کوئی اس غم میں کہ اب مرے اور تب مرے آخر بہت سہ تو لوٹ پیٹ کے اچھے ہو گئے - اور تھوڑے سے سر پیٹ کے پاؤں پسار گئے - اینجانب ایسے مرتے جیتوں کو دیکھ کے جھٹ پٹ کانوں میں انگلیاں ڈال گھر کے پٹ چوپٹ کھول باہر ہو ناک کی سیدھ کھٹ پٹ کرتے چل پڑے جہاں سینگ سمائے اسی اوکھلی میں سر دیکے بیٹھ رہے ؎

کرے کون فریاد کس سے الٰہی
سوا تیرے کون اس مصیبت کو ٹالے

## پیر جنس

کٹر بڑے آدمیوں کو لوگ ادھموا اس خیال سے کہا کرتے ہیں کہ بقیہ آدھی زندگانی لوٹ پیٹ کے پوری کرتے ہیں - لیکن سو مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد کا مصرع انہی کر بڑے آدمیوں پر صادق آتا ہے - کہ ہوس بجھانے کو اپنی بچی کھچی زندگانی میں کبھی کبھی دل خوش کن افعال بھی اندھیرے اُجالے کیا کرتے ہیں - سٹیا پھوس سٹرے بہترے جنکے قوی بالکل بیکار رہ گئے ہوں - وہ اگر کریں تو غضب کہا جاتا ہے - جیسا کہ ابھی سننے میں آیا کہ میسول (امریکہ) میں ایک بڈھے مرد و عورت کی شادی ہوئی

[illegible]

# یاران ہم قالب

## اشتہار دینے کے ہیں ہزار طریق

ہر کہ شک آرد بچہ سے کچھ گردد - جھوٹے کے منہ میں دوجہان کی نعمت - سچے پر خدا کی لعنت - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - پرکھ لو - دکھا لو - ہزار کیا میں ایک ہزار ایک نہ گنوا دوں - تو ہندوستانی خصوصاً لاہوری اخبارات کا ذمہ - لو گنے جاؤ

## ۱- ہیں؟ یہ مکان کا قبالہ کیسا ہے؟

اجی جناب - یہ ہے ہمارے مکان کا قبالہ - آپ اسکو لیجائیے

کیوں - میں کیوں لیجاؤں - ؟

آہا! آپ سمجھے نہیں؟ جناب ہم اپنی ادویات کے مفید اور تیر بہدف ہونے کے بھروسہ پر ہر ایک خریدار کو اپنے مکان کا قبالہ دیدیا کرتے ہیں - جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر ہماری دوائی اپنا فوری اثر نہ دکھاوے تو فوراً اس قبالے کے ذریعہ ہمارے مکان پر قابض ہو کر اپنا ہرجانہ وصول کر لو

کیوں صاحب! یہ قبالے آپ کس کس خریدار کو دیتے ہونگے - مکان آپ کا ایک ہوگا - یا زیادہ سے زیادہ دس بیس ہونگے - اور خریدار ہونگے سیکڑوں -

اوہو - آپ ابھی تک سمجھے نہیں - مکان تو درحقیقت ایک ہی ہے - وہ بھی رہائشی اور اسی میں ہمنے ایک طرف کو پاخانہ کے قریب چند بوتلیں رکھ رکھا کر مطب بنا لیا ہے - مگر چونکہ ہمیں اپنی ادویات کی فوری تاثیر پر کامل بھروسہ ہے اسلئے ہم یہی قبالہ سب کو دیئے جاتے ہیں - اب بھی آپ سمجھے یا صاف ہی کہدوں کہ جو دوائی کھانے سے محفوظ رہیگا وہی مکان کا مالک

## ۲- ضرورت ہے

تو ہمارے مکان سے کونین منگوائیے - ہمنے محض آلاف جان عوام کے لئے کونین کی دکان کھولی ہے - بلکہ زیادہ زیادہ مقدار خرید کر رکھ لو - ورنہ اسکا ابھی آجکل میں بندوبست ہونے والا ہے ◆

## ۳- تم بھوکے کیوں مرتے ہو

میاں کیا کریں روزگار نہیں ملتا - نہ کوئی ایسا عامل ہی ملتا ہے جسکی وجہ سے تلاش رزق کی فکر سے چھوٹ جائیں -

واہ تمہیں خبر نہیں - کہ فی زمانہ ایسی ایسی عجوبہ تاثیرات عملیات سے نکل کر اخبارات میں حلول کر گئی ہیں - ہندوستان میں کئی ایسے اخبار موجود ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ انکا خریدار تلاش روزگار میں سراسیمہ نہوگا -

ہیں سچ - مگر یہ تو بتائیے کہ جو شخص ٹکڑوں کو محتاج ہو وہ ایسے اخبارات کا خریدار بننے کے لئے ٹکے کہاں سے لائے؟

درست کہتے ہو! اچھا ٹھیرو! میں اسکا جواب لاہور کے کسی ایسے اخبار کے اڈیٹر سے پوچھ کر عرض کرونگا ◆

## ۴- دوتی جان کا دل

ہاتھ میں لانے کے لئے سیکڑوں نوجوان ہاتھ پاؤں مارتے ہونگے - مگر ہماری ایجاد کردہ "گل بکاؤلی" کے استعمال کے سوا محال ہے - قیمت کچھ نہیں - صرف چاٹ لگانا منظور ہے پھر اللہ دے اور بندہ لے ◆

## ۵- میں کروڑپتی کس طرح بن گیا

ایام طالب علمی میں جوش جوانی سے مجبور ہو کر مجھے غلط کاریوں کی عادت پڑ گئی جب سن بلوغ کو پہونچا - اور بیوی سے واسطہ پڑا تو آنکھیں کھلیں - علاج شروع کیا - ایک حکیم صاحب نے روغن طلا کا نسخہ لکھ دیا - ہزاروں روپے اس میں صرف ہوئے - فائدہ نہ ہوا خاک بھی - آگے ایک مرض تھا اب دو ہوگئے یعنی ایک ضعف کمر و دیگرے نقصان زر - روغن تو بہت سا بچ ہی رہا تھا - لاہور کے ایک اخبار میں اشتہار دیدیا ہزاروں کے منی آرڈر وصول ہوئے - روغن ختم ہو گیا مگر خریداروں کی درخواستوں کا تار نہ ٹوٹا - انکار کرنے کو جی نہ چاہا - خاک وصول بھیجنی شروع کی - یہاں تک کہ آج میری پونے دو یوم کی آمدنی سوا تین کروڑ ہے - مطلب اسکے اظہار سے یہ ہے کہ میں کوئی بھوکا بنگالی نہیں جو دولت کمانے کی خاطر پبلک کو دھوکہ دوں - محض خلوص نفس کے واسطے دوکان کر رکھی ہے - فہرست مفت بھیجتا ہوں ◆

## ۶- مار ڈالا یار

اف رے - دس دس روپے کی گھڑی پانچ روپے میں - بھلا کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے سردار حبیب اللہ خاں صاحب ہندوستان میں تشریف لائے ہیں پس ایسے معزز مہمان کی تشریف آوری کی یادگار میں ہمیں گھڑیاں بھی مفت لٹا دینا منظور ہے - جسکا جی چاہے منگوالے - مفت بالکل مفت - خدا کی قسم سراسر مفت - صرف محصول ڈاک اور خرچ پیکنگ وغیرہ کے لئے

مبلغ ۲ بھیجئے - اور بس ۔

## ۷- واہ آپ ابھی سمجھتے ہی ہیں

خیر کچھ نہیں - ہم نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا خضاب تیار کرکے بیچ ہی ڈالا - آپ ابھی تک سفید بال ہی لئے پھرتے ہیں - اب بھی موقع ہے - چند شیشیاں باقی ہیں - خرید لو - ورنہ پچھتاؤ گے - سر سے بال منڈوا کر تیل کی طرح مل لینا کافی ہے - اگر خدانخواستہ بال نکلیں بھی تو انشاء اللہ کالے ہی نکلینگے ۔

## ۸- گھوڑی کا انڈا

ایک حضرت جو بہت بڑی عقل رکھتے تھے اور ذات کے تھے جلاہے - کسی بڑے شہر میں جا نکلے - جہاں اس نے تربوز کا ڈھیر لگا ہوا دیکھا - اس سے پہلے کبھی اس غریب کو اتنے بڑے بڑے پھل دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا - حیران ہو کر ایک سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے - اس نے مذاق سے کہا کہ گھوڑی کے انڈے - پوچھا کیا قیمت ہے؟ جواب ملا - ایک روپیہ - جھٹ روپیہ نکال کر ایک تربوز خرید لیا اور اپنے جی میں خوش ہوئے کہ بہت سستا خریدا - کوئی دن میں بچہ نکلیگا اور گھوڑا بن جائیگا - دو سو روپیہ کو بکیگا - جب اپنے گاؤں کو لیکر چلا تو رستے میں قضائے حاجت کو بیٹھا اور تربوز کو ایک چھوٹے سے درخت پر لٹکا دیا - ہوا کا جو ایک بڑا سا جھونکا آیا تو وہ گر کر ٹوٹ گیا اور اسکے کھڑکے سے قریب کی ایک جھاڑی میں سے خرگوش نکل کر بھاگا - اب تو حضرت کا پاخانہ بستہ ہو گیا - لگا پکارنے اور چمکارنے - مگر وہ نہ لوٹا - غمگین ہو کر چلا آیا - گھر جا کر بیوی سے ذکر کیا کہ گھوڑی کا بچہ پایا بچہ ہاتھ سے نکل گیا - بیوی نے بھی افسوس کیا - اور آہ سرد بھر کر کہا کہ کاش اگر یہاں تک وہ آ جاتا تو میں تو روز کی مصیبت سے چھوٹ جاتی یعنی اسپر سوار ہو کر تانا تنا کرتی - وہ عقلمند افسوس میں تو بیٹھے ہی تھے - اب جو غصہ آیا تو بیوی کو پیٹ ڈالا - شور سنکر لوگ جمع ہو گئے پوچھا کیا ہوا - آپنے فرمایا کہ اس . . . . نے بچے بچھیرے کی کمر توڑ ڈالی - ابھی تو انڈے سے نکلا تھا ابھی اسپر سوار بھی ہو بیٹھی -

معزز ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس بھلے مانس کی خام خیالی اور خفت عقل عدم مطالعہ کی وجہ سے ہے - اگر اس نے ہماری تصنیف کردہ کتاب یعنی سفرنامہ بوجھ بجھکڑ کا مطالعہ کیا ہوتا کبھی دھوکے میں نہ آتا - اور ایسی بہکی بہکی باتیں نہ کرتا - دنیاوی تجربات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ اشد ضروری ہے - قیمت وہی جو انڈے کی تھی - قہ قہ قہ قہ - اجی جناب ابھی ذرا ہنسی کو ضبط کیجئے - ابھی بہت سے عجیب عجیب اشتہارات کے نمونے دیکھنے باقی ہیں - ساری ہنسی ابھی ختم کر دوگے تو پھر کیا روؤگے؟ قبلہ بس معاف کیجئے - یہی نمونے بہت ہیں - ایکبار ایک نمونہ دیکھکر کہیں صحت نہ خراب ہو جائے - اچھا بھئی تمہاری مرضی - باقی پھر جب کہوگے جب سہی - آداب ۔ راقم حضرت عاشق - از دہلی

---

## عذر عدم حاضری

سنہ ۱۹۰۶ء کا گرمائی موسم ہمارے مضمون مندرجہ عنوان کی طرح قریب الختم ہے کہ آفتاب عالمتاب نے اپنے مشرقی کیمپ سے نکلکر دنیا کے مرصع اسٹیج کو زینت بخشی شہر کے باغوں اور چمنوں میں چھوٹے چھوٹے خوشرنگ طیور - اپنی اپنی سریلی خوش آواز میں قدرت کی صناعیوں کے نیچرل گیت گا رہے ہیں - فیشن ایبل طبیعتیں منتظر ہیں کہ کس وقت آفتاب نکلے اور وہ گھروں سے ہوائی . . . بائیسکلوں پر چہل کرتے ہوں - بعض خدا کے طاعت گذار بندے مسجدوں سے صبح کی نمازیں پڑھ پڑھ کر اپنے گھروں کی طرف سبحان اللہ والحمد للہ کا وظیفہ گنگناتے ہوئے واپس پھر رہے ہیں - خلاصہ یہ کہ کہیں سرکاری سپاہی پیادے بردوش خاطر قدم اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں - تو کسی طرف بیکار دنیا کے حریص اپنے جال پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں - مغرض کنجڑوں سے بساطی تک اپنی اپنی دوکانیں آراستہ کئے خریداروں کے انتظار میں چشم براہ ہیں - اب آفتاب اچھی طرح برآمد ہو چلا ہے - اور سڑکوں پر فٹن وغیرہ بگھی اِدھر اُدھر دوڑتے ہیں - راقم بستر سے اٹھکر صحن مکان میں چہل قدمی کر رہے ہیں - دفعتاً پوسٹمین آ پہونچا اور اسکے ہاتھ سے افضل الاخبار لیکر ابھی میں نے چٹ بھی نہ چاک کی تھی کہ مجھے اپنے پیارے دوست مسٹر ذبیح کی غائبانہ عنایتیں یاد آگئیں - اُس وقت کے اس خیال سے میرے دل کو جو کچھ پشیمانی ہوئی اُسکا اندازہ شاید میری تمام عمر کی خامہ فرسائی بھی نہ ذکر کرسکے - میں قبل اسکے کہ اس موقع پر اپنے محبانِ من سے اس عدم حاضری کی معافی مانگوں اپنے تساہل عارفانہ کی وجوہ بھی پیش کرنا مناسب تصور کرتا ہوں -

پیارے ایڈیٹر گو یہ آپکا ابدی خادم (سلطان الشعراء) اس وقت ایک عرصہ کے بعد آپکے معزز ناظرین کی اخباری تفریح کا باعث ہوا ہے - لیکن ساتھ ہی اسکے وہ اُنکی عدم دلچسپی کی تلافی میں اپنی گذشتہ عمر و کوشش کا بیش بہا سرمایہ عنقریب پیش کرنے کی خوشخبری سناتا ہے -

حضرات! یہ میری عدم حاضری بے وجہ نہ تھی - حضرات آپ مطمئن رہیں -

کبھی اور کسی وقت آپکی تفریح رسانی کے اسباب جمع کرنے سے غافل نہیں ہوں ہاں آپکی توجہ اور قدر افزائی ہر امر پر مقدم ہے - میں اس عرصہ تک صرف اسی سبب سے آپکی خدمت گذاری سے قاصر رہا کہ مجھے آپکی دلچسپی اور اپنی یادگار کے لئے ایک ایسے سرمایہ کی تکمیل مدنظر تھی جو واقعی ان دونوں ڈیوٹیوں کے ادا کرنے میں ایک مدبر کا کام دے - الحمدللہ میں اس وقت اسکی تکمیل سے فارغ ہو گیا - اور امید ہے اسکو آپ صاحبوں کی خدمت تک پہونچانے میں مجھے میرے معزز مہربان پروپرائٹر مرزا عبدالغفار بیگ صاحب اور حضرت ذبیح کی خاص عنایتیں پوری مدد دینگی اور عنقریب میری جزوی تصنیف - ”چمنستان سخن - عرف دیوان آرام“ کے ٹائٹل سے تکمیل ہو کر آپ صاحبوں کے دل و دماغ کو تفریح پہونچانے کا اچھا ذریعہ ہو جائیگی - یا خدا یا یہ میری ناچیز تصنیف کہیں جلد ملک کی نقاد نگاہوں میں گھری اتر کر قبولیت کا شرف حاصل کرے اور پبلک بھی اسی طرح اسکی قدر افزائی میں ہاتھوں ہاتھ کوشاں ہو - اب میں اپنے پیارے دوست مسٹر ذبیح سے اس عدم حاضری کی بابت معافی مانگتے ہوئے آیندہ کے لئے مستقل کارنٹی کے ساتھ اس - رباعی

چھوٹوں سے اگر ہزار ہوں بیجا نقصاں ✤ اُسپر بھی بڑے کرتے ہیں ہر دم احساں
دھو ڈالے کپڑوں پہ جو ہگ دے بچہ ✤ چھوٹوں کی سرشت ہے خطا و نسیاں

پر مضمون کو ختم کرتا ہوں فقط والسلام ✤

راقم آپکا ایک کارسپانڈنٹ

بقلم سلطان الشعرا عبدالعزیز خاں آرام عرف سیماب تلمیذ سیماب

## سلسلہ کیلئے دیکھو دہلی پنچ یکم اکتوبر

لنگوٹی کھسوٹ بیگم پریزیڈنٹ جلسہ کے اشارے پر ایک پستہ قد سانولے رنگ والی جنکا نام آفت جان تھا اُٹھیں - میز کے قریب آ کر کھڑی ہو گئیں - اور یوں کہنا شروع کیا -

اے میرے ہم جنس فرقہ کی نوجوان - خوبصورت لڑکیو ! دیکھو چاروں طرف سے تہذیب تہذیب - ترقی ترقی کی صدائیں اتنی بلند ہو رہی ہیں کہ ہمارے کانوں کے پردے پھٹے جاتے ہیں - اسپر بھی ہم غفلت کی نیند میں مسہری پر پڑی پڑی ایڑیاں رگڑیں تو زمانے کا کیا قصور -

ہماری تہذیب اسی میں ہے کہ آنے جانے والے شریف - بھلے مانسوں سے ایسی شیریں اور ملایم گفتگو کریں - کہ بس وہ بکھ جا یا کریں کہ یہ عورت ہم پر فدا ہے دیوں مروانی ہے - ہر گھڑی اچھے سے اچھا پان بنا کر کھلائیں - دستہ دم حقہ تازہ کر کر پلائیں - تاش - گنجفہ - چوسر - شطرنج کا شغل رکھیں اور کوئی موقع ہاتھ سے اپنی بابت جتا کر فرمایش کر دینے کا جانے نہ دیں نئے آدمیوں سے پہلے تھوڑی تھوڑی کم قیمت چیزوں کی فرمایش شروع کریں - اور پھر رسوخ ہونے پر آہستہ آہستہ بڑھاتی جائیں - جیسے ہماری گورنمنٹ ٹیکس بڑھاتی جاتی ہے -

ہمارا ہر فعل ہمارا ہر کام نمایشی ہونا چاہئے شام کے وقت تعلیم لیں - اُس سے یہ مراد ہو کہ کوئی آنکھوں کا اندھا گانٹھ کا پورا ہمارے پھندے میں پھنسے - بازار میں بیٹھیں یا گاڑی پر سیر کو جائیں تو ایسے آدمی کی ٹٹول کا کوئی موقع ہاتھ سے کبھی جانے نہ دیں - اور اس طرح سے دریا آنکھ ناک ہاتھ وغیرہ سے اشارہ کرنے کی عادت ڈالیں کہ کوئی کیسا ہی پارسا نیک ہو - ہمارا پتہ پوچھکر شام کو گھر پر تو ضرور آئے کوئی تہوار - کوئی میلہ - کوئی تماشا تمہاری آمدنی کے سیغہ کے بڑھانے کی فکر سے خالی نہ ہو اور حتی الوسع ہر وقت یہی کوشش رہے کہ آنے جانے والوں میں کوئی . . . حسب لیاقت فرمایش دئے بغیر کورا نہ چھوٹے ہاں نائکہ جان کی اور اُستاد جی کی ہر وقت فرمانبرداری کرتی رہنا - سب سے پہلے نائکہ اور بعد میں اُستاد جی کا نمبر ہے یہ لوگ تم سے خوش رہینگے تو تمہیں کسی بات کا غم نہیں رہیگا -

بس اب میں زیادہ نہ کہونگی - کہ میرے گلے میں اس وقت چھالیہ کا چند لخت پڑ گیا ہے دوسرے آواز کام نہیں دیتی تیسرے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکی - اب مجھے یقین ہے کہ میری بتائی باتوں پر تم سب دل و جان سے عمل کر کے مجھے خوش ہونیکا موقع دو گی - والسلام

بقلم شیر افگن دہلوی

## چودہ قسم کے کُتّے

(۱) شہر کا کُتا جو دم ہلا ہلا کر خوشامد کرے - خوشامدی ٹٹو - (۲) بازار کا کتا جو گلیوں میں مارا مارا پھرے - بیکار - (۳) دروازے کا کتا جو شادی کے لئے اندر گھسے - گیٹ کیپر (۴) . . . . مرگھٹ کا جو مُردے کو ہڑپ کر جائے - ایاہج (۵) کچہری کا جو حرام و حلال مال سے توند بھلائے - راشی (۶) جھٹے کا جسکی نظر بوٹ جھٹے پر رہے (۷) دھوبی کا - گھر کا نہ گھاٹ کا - (۸) سسرال کا جو ساس سسر کی روٹی پر پڑا رہے - گھر داماد (۹) سمدھیانے کا جو سمدھی کی روٹی پر پڑا رہے (۱۰) چودھری کا ... (۱۱) پیٹ کا - جو گھر گھر مانگتا پھرے (۱۲) نوکری کا جو ذلیل ہو کر جگہ جگہ نوکری ڈھونڈھے (۱۳) زبان کا جو ہر وقت غرّاتا رہے (۱۴) بیڈی کا جو ...